رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ



شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو مال دیا ہے اسی مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ انسان کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ اسے مال سے زیادہ اللہ سے محبت ہے۔ رمضان المبارک میں اللہ کے نام پر زیادہ خرچ کرنا چاہیے کیونکہ رمضان المبارک میں جہاں اور اعمال کا اجر بڑھ جاتا ہے اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔

رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کا مبارک عمل:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

صحیح البخاری: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے آپ سے قرآنِ کریم کا دَور (سننا اور سنانا) کرتے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں تیز ہواؤں سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

1: نیت کی درستگی:

ہر نیک عمل کے وقت نیت کا درست ہونا ضروری ہے۔ جس کا معنی یہ

ہے کہ اس نیک عمل سے اللہ راضی ہو جائیں۔ دنیاوی شہرت اور ریاکاری وغیرہ سے انسان خود کو بچائے ورنہ نیک عمل کے باوجود اللہ کے ہاں عذاب ہو گا۔

ایک حدیث مبارک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایسے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے کہ جنہوں نے دنیا میں بظاہر نیک اعمال کیے ہوں گے لیکن قیامت کے دن ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وجہ یہ ہو گی کہ انہوں نے وہ کام اللہ کو راضی کرنے کے بجائے دنیاوی شہرت کے لیے کیے ہوں گے۔

رَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا ، قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا ؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلاَّ أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.

صحیح مسلم، الرقم:4958

ترجمہ: ایک وہ شخص کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال میں وسعت اور فراخی عطا فرمائی ہو گی اور مال کی اکثر اقسام اس کو دی ہوں گی۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا اس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دکھلائیں گے جسے وہ پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے پوچھیں گے: تو نے اس کے لیے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی کہ جہاں خرچ کرنا آپ کو پسند ہو اور میں نے وہاں آپ کو راضی کرنے کے لیے خرچ نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ ہاں تو نے اس لیے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور اس کا چرچا ہو چکا دنیا میں لوگوں نے تجھے سخی کہہ لیا۔ اس کے بارے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا کہ اس چنانچہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

2: حلال مال صدقہ کریں:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۲۶۷﴾

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 267

ترجمہ: اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہو اور جو پیداوار ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہو اس کی اچھی چیزوں کا ایک حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو۔ اور یہ نیت نہ رکھو کہ بس ایسی خراب قسم کی چیزیں اللہ کے نام پر دیا کرو گے جو اگر کوئی دوسرا تمہیں دے تو نفرت کی وجہ سے تم اسے آنکھیں جھکائے بغیر نہ لے سکو۔ اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ کی ذات ایسی بے نیاز ہے کہ ہر قسم کی تعریف بالآخر اسی کی طرف ہی لوٹ کر آتی ہے۔

3: عمدہ اور پسندیدہ مال صدقہ کریں:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 92

ترجمہ: کبھی بھی تم نیکی کے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم ان چیزوں میں سے اللہ کے لیے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔

4: پہلے مستحق رشتہ داروں کو صدقہ دیں:

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

السنن النسائی، الرقم:2582

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین کو صدقہ دینے کا ایک ثواب ہے جبکہ مستحق رشتہ دار کو صدقہ دینے کا دوگنا ثواب ہے صدقے کا اور صلہ رحمی کا۔

5: صدقہ سے بیماریوں کو بھگائیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

السنن الکبریٰ للبیہقی، الرقم:6593

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو۔

6: مخفی اور علانیہ صدقہ:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَصَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ تَقِي مِيتَةَ السُّوءِ۔

شعب الایمان للبیہقی، الرقم:7704

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چپکے سے صدقہ کرنا رب تعالیٰ کے غضب کو دور کرتا ہے اور علانیہ صدقہ کرنا بری موت سے بچاتا ہے۔

7:علانیہ بہتر اور مخفی زیادہ بہتر:

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَ تُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَ یُکَفِّرُ عَنۡکُمۡ مِّنۡ سَیِّاٰتِکُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۲۷۱﴾

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 271

ترجمہ: صدقات کو اگر تم ظاہر کر کے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپا کر فقراء کو دے دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ معاف فرمادیں گے اور تمہارے کاموں کی اللہ کو خوب خبر ہے۔

8:حالت کے پیش نظر علانیہ صدقہ:

صدقہ دونوں طرح سے کرنا درست ہے ظاہر کر کے بھی کیا جائے تو اس میں حرج نہیں اور چھپا کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جہاں ظاہر کر کے دینا زیادہ بہتر ہوتا ہے تاکہ باقی لوگوں میں بھی اس کی ترغیب اور شوق پیدا ہو اور وہ بھی نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اللہ کی رضا کو فراموش کر کے اپنی بڑائی، برتری اور شہرت کی خاطر ایسا کرنا "ریا" کہلاتا ہے۔ قرآن کریم نے کھلم کھلا صدقہ کرنے کی مذمت نہیں بلکہ تعریف فرمائی ہے اس لیے خشک طبیعت دینی اسرار ورموز سے ناواقف لوگوں کے اس دھوکے کا شکار ہرگز نہ ہوں کہ کھلم کھلا صدقہ کرنے سے ثواب نہیں ملتا، یہ سراسر دھوکہ ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص علی الاعلان صدقہ کرتا ہے اور اس کی جائز مقاصد کے پیش نظر مناسب تشہیر بھی کرتا ہے تاکہ اور لوگوں میں بھی شوق پیدا ہو یا مال دینے والوں کو یقین ہو جائے کہ ان کا دیا ہوا مال مستحق لوگوں تک پہنچ رہا ہے

تو یہ عمل ہر گز شریعت کے خلاف نہیں۔

9:صدقہ ضائع نہ کریں:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:264

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور (جس کو صدقہ دیا ہے اسے) تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔

تنبیہ: ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے مخیر لوگ دل کھول کر صدقہ دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کے اس نیک عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کسی کو صدقہ دیتے وقت اس کی عزت نفس مجروح نہیں ہونی چاہیے۔

10:صدقہ میں دینی مدارس کو نہ بھولیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

شعب الایمان للبیہقی، الرقم:8938

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مخاطب! تیرا کھانا صرف دین دار متقی لوگ ہی کھائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

